بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ
خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ
مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی
بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی
مصنف دو صد کتب

ناشر
ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
مطبع ———— قریشی آرٹ پریس
کتابت ———— سید محمد رضا زیدی
ہدیہ ———— ۲۰۰ روپے
سال اشاعت ———— مارچ ۲۰۰۴ء

نحمدہ و نصلی علیٰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رسولہ الکریم

کتاب الحجت

اس کتاب میں حسب ذیل ابواب ہیں

۱۔ حجت خدا کی طرف لوگوں کا مضطر ہونا۔
۲۔ طبقات انبیاء و مرسلین و آئمہ۔
۳۔ رسولؐ و نبی و محدّث کا فرق۔
۴۔ بغیر وجود امام مخلوق پر حجت خدا قائم نہیں ہوتی۔
۵۔ زمین کسی وقت حجت خدا سے خالی نہیں رہتی۔
۶۔ اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی رہ جائیں تو ان میں ایک ضرور حجت خدا ہوگا۔
۷۔ معرفت امام اور اس کی طرف رجوع۔
۸۔ اطاعت آئمہ کا فرض ہونا۔
۹۔ آئمہ لوگوں پر اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔
۱۰۔ آئمہ علیہم السلام ہادی خلق ہیں۔
۱۱۔ آئمہ علیہم السلام ولی امر اور خزانۂ علم الٰہی ہیں
۱۲۔ آئمہ خلفاء اللہ ہیں زمین میں اور ابواب ہیں جن سے علم لیا جائے۔
۱۳۔ آئمہ نور خدا ہیں۔
۱۴۔ آئمہ علیہم السلام ارکان ارض ہیں۔
۱۵۔ فضیلت امام اور اس کی صفات۔
۱۶۔ آئمہ علیہم السلام ولاۃ امر ہیں اور وہ محسود خلق ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
۱۷۔ آئمہ علیہم السلام وہ علامات الٰہیہ ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
۱۸۔ وہ آیات جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ آئمہ علیہم السلام۔
۱۹۔ اللہ و رسولؐ نے آئمہ کے ساتھ ہونا فرض کیا ہے۔
۲۰۔ وہ اہل الذکر جن سے سوال کرنے کا اللہ نے لوگوں کو حکم دیا ہے آئمہ علیہم السلام ہیں۔
۲۱۔ خدا نے اپنی کتاب میں جن کے علم کی تعریف کی ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔
۲۲۔ راسخون فی العلم آئمہ ہیں۔
۲۳۔ جن کو خدا کی طرف سے علم ملا ہے اور جن کے سینوں میں علم نے قرار پکڑا ہے آئمہ ہیں۔
۲۴۔ جن کا خدا نے اصطفا کیا ہے اور اپنی کتاب کا وارث بنایا ہے وہ آئمہ ہیں۔
۲۵۔ کتاب خدا میں دو اماموں کا ذکر ہے اوّل جو خدا کی طرف بلانے والے ہیں وہ ہمارے آئمہ ہیں دوسرے جو جہنم کی طرف بلاتے ہیں۔
۲۶/۲۷ جن نعمتوں کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔
۲۸۔ متوسمین جن کا ذکر قرآن میں ہے آئمہ ہیں اور صراط مستقیم وہی ہیں۔
۲۹۔ نبیؐ اور آئمہؑ کے سامنے اعمال پیش ہوتے ہیں۔

۳۱/۳۰۔ آئمہ علیہم السلام معدن علم و شجرہ نبوت و ملائکہ کے آنے کی جگہ ہیں۔
۳۲۔ آئمہ وارثان علم ہیں۔
۳۳۔ آئمہ آنحضرت صلعم اور تمام انبیا و اوصیا کے جو آنحضرتؐ سے پہلے ہوتے ان سب کے علم کے وارث ہیں۔
۳۴۔ آئمہ تمام کتب سماوی کے عالم ہیں۔
۳۵۔ پورا قرآن سوائے آئمہ کے کسی نے جمع نہیں کیا اور وہ پورے قرآن کے عالم ہیں۔
۳۶۔ آئمہ اسمائے اعظم الٰہیہ ہیں۔
۳۷۔ آیات و معجزاتِ انبیاء آئمہ کے پاس ہیں
۳۸۔ آئمہ رسولؐ کے سلاح و متاع کے مالک ہیں۔
۳۹۔ رسول اللہ کے تبرکات مثل تابوت بنی اسرائیل کے تھے۔
۴۰۔ ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ اور مصحف فاطمہؑ
۴۱۔ انا انزلنا فی لیلۃ القدر کی تفسیر۔
۴۲۔ آئمہ علیہم السلام اور شب جمعہ۔
۴۳۔ آئمہ علیہم السلام زیادہ کرتے ہیں اس چیز کو جو ان کے پاس ہے۔
۴۴۔ آئمہ وہ تمام علوم جانتے ہیں جن کا تعلق ملائکہ، انبیاءؑ و مرسلین سے رہا ہے۔
۴۵۔ ذکر غیب اور آئمہ۔
۴۶۔ آئمہ جب جاننا چاہتے ہیں تو ان کو علم دیا جاتا ہے
۴۷۔ آئمہ جانتے ہیں کب مریں گے اور وہ نہیں مرتے مگر اپنے اختیار سے۔
۴۸۔ آئمہ علم ماکان و یکون کو جانتے ہیں اور ان پر کوئی شے مخفی نہیں۔
۴۹۔ خدا نے جو علم نبیؐ کو دیا ہے اس کے متعلق آنحضرتؐ کو حکم دیا کہ امیر المومنین کو تعلیم دیں اور حضرت علیؑ شریکِ علم رسولؐ تھے۔
۵۰۔ جہات علوم آئمہ علیہم السلام
۵۱۔ آئمہ علیہم السلام سے اگر چھپایا جائے تو وہ ہر اچھی بری بات کو بتا دیتے ہیں۔
۵۲۔ امر دین کو تفویض رسولؐ اور آئمہ کو۔
۵۳۔ آئمہ گزشتہ لوگوں میں کس سے مشابہ ہیں اور ان کو نبی نہ کہنا چاہیئے۔
۵۴۔ آئمہ محدث و مفہم ہیں
۵۵۔ ارواح آئمہ کا ذکر۔
۵۶۔ اس روح کا ذکر جو آئمہ سے مخصوص ہے۔
۵۷۔ امام کے جانے کا وقت اپنے سے پہلے امام کے علوم کو
۵۸۔ آئمہ علیہم السلام علم و شجاعت و اطاعت میں سب برابر ہیں۔
۵۹۔ امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور یہ آیت ان ہی کے بارے میں ہے ان اللہ یامر ان تودو الامانات الی اہلہا۔
۶۰۔ امامت اللہ کا عہد ہے جو ایک کے بعد دوسرے کو پہنچتا ہے۔
۶۱۔ آئمہ علیہم السلام نے نہیں کیا اور نہیں کریں گے کوئی کام عہد الٰہی کے خلاف اور جو حکم خدا ہے اس سے تجاوز نہیں کرتے۔
۶۲۔ وہ امور جو حجت امام کو واجب کرتے ہیں۔

۶۳- اثبات امامت اعقاب ہیں۔
۶۴- ہر امام کے متعلق نصوص۔
۶۵- نص امامت حسنؑ بن علیؑ۔
۶۶- نص بر امامت حسین بن علی۔
۶۷- نص بر امامت علی بن الحسینؑ
۶۸- نص بر امامت امام محمد باقرؑ
۶۹- نص بر امامت امام جعفر صادقؑ
۷۰- نص بر امامت موسیٰ کاظمؑ
۷۱- نص بر امامت امام رضاؑ
۷۲- نص بر امامت امام محمد تقیؑ
۷۳- نص بر امامت امام محمد نقیؑ
۷۴- نص بر امامت امام حسن عسکریؑ
۷۵- نص بر امامت حضرت حجت علیہ السلام
۷۶- ان لوگوں کا ذکر جنھوں نے حضرت حجتؑ کو دیکھا تھا
۷۷- حضرت حجت کا نام لینے کی نہی۔
۷۸- حال غیبت۔
۷۹- مسئلہ غیبت۔
۸۰- امر امامت میں حق و باطل کے دعوے کا فیصلہ۔
۸۱- کراہیت توقیت۔
۸۲- خالص کو غیر خالص سے جدا کرنا۔
۸۳- جس نے امام کو پہچانا اس کے لئے تقدم و تاخیر مضر نہیں۔
۸۴- [illegible]ابل کا دعویٰ امامت۔
۸۵- اس کا بیان جس نے بے معرفتِ امام عبادت کی۔
۸۶- اس کا بیان جو بے معرفتِ امام مر گیا۔
۸۷- حق اہلبیت کو جاننے والا اور انکار کرنے والا
۸۸- لوگوں پر امام کے مرنے پر کیا واجب ہے۔
۸۹- امام کب جانتا ہے کہ حق امامت اس کی طرف منتقل ہوا۔
۹۰- حالاتِ آئمہ علیہم السلام
۹۱- امام کو امام ہی غسل دیتا ہے۔
۹۲- آئمہ کی کیفیت ولادت
۹۳- آئمہ کے ابدان و ارواح و قلوب کی خلقت۔
۹۴- تسلیم اور فضیلت مسلمین
۹۵- لوگوں پر واجب ہے کہ مناسک بجالانے کے بعد امام کے پاس آئیں اور معالم دین میں ان کی طرف رجوع کریں۔
۹۶- ملائکہ آئمہ کے پاس آتے ہیں ان کے فرش پر قدم رکھتے ہیں اور ان کو خبر دیتے ہیں۔
۹۷- جن آئمہ کے پاس آتے ہیں ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔
۹۸- آئمہ علیہم السلام کے فیصلے۔
۹۹- علم کی سیرابی خانۂ آلِ محمدؐ سے ہوتی ہے۔
۱۰۰- امرِ حق جو لوگوں کو ملاہے وہ آئمہ سے ملا ہے۔
۱۰۱- احادیث آئمہ صعب و متصعب ہیں۔
۱۰۲- نبیؐ نے کیا نصیحت کی آئمہ مسلمین کے لئے۔
۱۰۳- حق امام سے کیا واجب ہے۔
۱۰۴- زمین ساری امام کی ہے۔
۱۰۵- سیرتِ امامؑ۔
۱۰۶- نوادر۔
۱۰۷- ولایت کے بارے میں تنزیل۔
۱۰۸- روایات آئمہ و ملائکہ متعلق ولایت۔
۱۰۹- معرفت اولیاء آئمہ

امام، خدا اس نور سے جس کی چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے یعنی آئمہ کے ذریعہ سے اور اللہ ایسی ہی مثالیں بیان کرتا ہے میں نے پوچھا اور ظلمات سے کیا مراد ہے فرمایا اوّل اس کا صاحب جس کو ڈھانپ لیا۔ ثالثہ نے تاریک موجیں ایک دوسرے پر چڑھی ہوئی ہیں اور وہ معاویہ اور اس کے زمانے کے فتنے ہیں اور اس میں لم یجعل اللہ لہ نوراً سے یہ مراد ہے جس کو اولاد فاطمہ زہراؑ کے نور سے ہدایت نہ ہوئی اس کے لئے روز قیامت نور نہ ہوگا اور آیت میں جو یہ ہے ان کا نور ان کے سامنے اور داہنی طرف دوڑتا ہوگا تو اس سے مراد آئمہ مومنین ہیں جن کا نور مومنین کے سامنے اور داہنی طرف دوڑے گا اور وہ ان کو منازل جنت کی طرف لے جائے گا۔

(ایسی ہی حدیث حضرت امام موسیٰ علیہ السلام سے بھی مروی ہے)

٦ـ أَحْمَدُبْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحَسَنِ وَمُوسَى بْنِ عُمَرَ، عَنِ
الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ﵇ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَ
تَعَالَى: «يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَاللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ» قَالَ: يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا وِلَايَةَ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ ﵇ ٦١/٩ الص
بِأَفْوَاهِهِمْ، قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَى: «وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ» قَالَ: يَقُولُ: وَاللهُ مُتِمُّ الْإِمَامَةِ وَ الْإِمَامَةُ هِيَ
النُّورُ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «آمِنُوا بِاللهِ وَ رَسُولِهِ وَ النُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا» قَالَ: النُّورُ ٦٤/٨ تغا
هُوَ الْإِمَامُ.

۶۔ ابی الحسن امام رضا علیہ السلام سے میں نے، آیہ "وہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنی پھونکوں سے بجھادیں اور اس آیت کے متعلق خدا اپنے نور کا تمام کرنے والا ہے پوچھا یہ کیا فرمایا وہ کہتا ہے کہ اللہ امامت کا تمام کرنے والا ہے امامت نور ہے اور ایسا ہی ہے قولِ باری تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے فرمایا۔ نور سے مراد امام ہے۔

چودہواں باب

آئمہ علیہم السلام ارکان ارض ہیں

(بَابٌ أَنَّ الْأَئِمَّةَ هُمْ أَرْكَانُ الْأَرْضِ)

١ـ أَحْمَدُبْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ؛ وَمُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ

سِنَانٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَاجَآءَ بِهِ عَلِيٌّ عليه السلام آخُذُ بِهِ وَمَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهِي عَنْهُ ، جَرَى لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِثْلُ مَا جَرَى لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ الْفَضْلُ عَلَى جَمِيعِ مَنْ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، الْمُتَعَقِّبُ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْكَامِهِ كَالْمُتَعَقِّبِ عَلَى اللهِ وَ عَلَى رَسُولِهِ وَالرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللهِ، كَانَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بَابَ اللهِ الَّذِي لَايُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ وَسَبِيلَهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَ بِغَيْرِهِ هَلَكَ وَ كَذٰلِكَ يَجْرِي الْأَئِمَّةُ الْهُدَى وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ، جَعَلَهُمُ اللهُ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِأَهْلِهَا وَ حُجَّتَهُ الْبَالِغَةَ عَلَى مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرَى وَ كَانَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ كَثِيراً مَا يَقُولُ: أَنَا قَسِيمُ اللهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَ أَنَا الْفَارُوقُ الْأَكْبَرُ وَ أَنَا صَاحِبُ الْعَصَاءِ وَالْمِيْسَمِ لَقَدْ أَقَرَّتْ لِي جَمِيعُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحُ وَالرُّسُلُ بِمِثْلِ مَا أَقَرُّوا بِهِ لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَلَقَدْ حُمِلْتُ عَلَى مِثْلِ حَمُولَتِهِ وَهِيَ حَمُولَةُ الرَّبِّ وَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُدْعَى فَيُكْسَى وَأُدْعَى فَأُكْسَى وَ يُسْتَنْطَقُ وَأُسْتَنْطَقُ فَأَنْطِقُ عَلَى حَدِّ مَنْطِقِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ خِصَالاً مَاسَبَقَنِي إِلَيْهَا أَحَدٌ قَبْلِي، عُلِّمْتُ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَالْأَنْسَابَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ فَلَمْ يَفُتْنِي مَا سَبَقَنِي وَلَمْ يَعْزُبْ عَنِّي مَاغَابَ عَنِّي، أُبَشِّرُ بِإِذْنِ اللهِ وَ أُؤَدِّي عَنْهُ، كُلُّ ذٰلِكَ مِنَ اللهِ مَكَّنَنِي فِيهِ بِعِلْمِهِ.

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ- ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ.

ا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ علی علیہ السلام نے فرمایا، اس کو لو اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہو، فضیلت کا یہ وہی طریقہ ہے جو حضرت رسولِ خدا کے لئے تمام مخلوق پر تھا احکام شرعی میں حضرت علی کی عیب جوئی کرنے والا شخص ایسا ہی ہے جیسے خدا و رسول کی عیب جوئی کرنے والا اور کسی پر چھوٹی یا بڑی بات کو ان کی رد کرنا شرک باللہ ہے امیر المومنین علیہ السلام اللہ کے وہ دروازے تھے جس سے آیا جاتا ہے اور وہ راستہ تھے جس کو چھوڑ کر چلنے والا ہلاک ہوتا ہے یہی طریقہ جاری رہا۔ تمام آئمہ ہدیٰ کے لئے یکے بعد دیگرے خدا نے ان کو ارکانِ ارض قرار دیا ہے تاکہ وہ اپنے ساکنوں کے ساتھ مضطرب نہ ہو، وہ زمین کے اوپر اور نیچے خدا کی حجت بالغہ ہیں اور امیر المومنین اکثر فرمایا کرتے تھے میں اللہ کی طرف سے جنّت و دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہوں میں فاروقِ اکبر ہوں میں صاحبِ عصا یعنی اجتماعِ مسلمین کا سبب ہوں میں صاحب میسم یعنی وہ آیات ہوں جو دلیل امامت ہوں میری وصایت کا اقرار کیا ہے تمام ملائکہ روح اور مرسلین نے جس طرح اقرار کیا ہے محمد صلعم کے متعلق اور سوار کیا گیا ہوں

منصب امامت پر جیسے آنحضرتؐ (نبوت پر) اور یہ منصب ہمارا خدا کی طرف سے ہے روز قیامت رسول اللہ کو بلایا جائے گا پس وہ لباس امامت خلق پہنے ہوئے ہوں گے اور میں بلایا جاؤں گا پس میں بھی لباس امامت پہنے ہوئے ہوں گا وہ کلام کریں گے میں بھی ان ہی کی طرح کلام کروں گا۔ میں دیا گیا ہوں چار خصلتیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں مجھے علم دیا گیا ہے موتوں کا بلاؤں کا، انساب کا اور قضایا کے فیصل کرنے کا، اور نہیں غائب ہوا مجھ سے جو پہلے ہو چکا اور نہیں دمک مجھ سے جو پوشیدہ ہے باذن الٰہی میں لوگوں کو بشارت دیتا ہوں لوگوں کو باذن الٰہی اور یہ سب کچھ خدا کی طرف سے مجھے سپرد کیا گیا ہے اور اپنے علم میں مجھے اس میں قدرت دی ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْأَعْرَجُ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَ سُلَيْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَابْتَدَأَنَا فَقَالَ : يَا سُلَيْمَانُ : مَا جَاءَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يُؤْخَذُ بِهِ وَ مَا نَهَىٰ عَنْهُ يُنْتَهَىٰ عَنْهُ ، جَرَىٰ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مَا جَرَىٰ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَلِرَسُولِ اللهِ ﷺ الْفَضْلُ عَلَىٰ جَمِيعِ مَنْ خَلَقَ اللهُ ، الْمُعَيِّبُ عَلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْكَامِهِ كَالْمُعَيِّبِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ عَلَىٰ رَسُولِهِ ﷺ وَ الرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَىٰ حَدِّ الشِّرْكِ بِاللهِ، كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ بَابَ اللهِ الَّذِي لَا يُؤْتَىٰ إِلَّا مِنْهُ وَ سَبِيلَهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَ بِغَيْرِهِ هَلَكَ وَ بِذٰلِكَ جَرَتِ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ، جَعَلَهُمُ اللهُ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَالْحُجَّةَ الْبَالِغَةَ عَلَىٰ مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَ مَنْ تَحْتَ الثَّرَىٰ وَقَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَنَا قَسِيمُ اللهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَ أَنَا الْفَارُوقُ الْأَكْبَرُ وَ أَنَا صَاحِبُ الْعَصَا وَالْمِيسَمِ وَلَقَدْ أَقَرَّتْ لِي جَمِيعُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحُ بِمِثْلِ مَا أَقَرَّتْ لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَلَقَدْ حُمِلْتُ عَلَىٰ مِثْلِ حَمُولَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ هِيَ حَمُولَةُ الرَّبِّ وَ إِنَّ مُحَمَّداً ﷺ يُدْعَىٰ فَيُكْسَىٰ وَ يُسْتَنْطَقُ وَ أُدْعَىٰ فَأُكْسَىٰ وَ أُسْتَنْطَقُ فَأَنْطِقُ عَلَىٰ حَدِّ مَنْطِقِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ خِصَالاً لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي ، عُلِّمْتُ عِلْمَ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَالْأَنْسَابَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ ، فَلَمْ يَفُتْنِي مَا سَبَقَنِي وَلَمْ يَعْزُبْ عَنِّي مَا غَابَ عَنِّي، أُبَشِّرُ بِإِذْنِ اللهِ وَ أُؤَدِّي عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، كُلُّ ذٰلِكَ مَكَّنَنِيَ اللهُ فِيهِ بِإِذْنِهِ.

۲۔ سعید اعرج سے مروی ہے کہ میں اور سلیمان آئے خدمت میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے ہم نے کلام شروع کیا۔ فرمایا۔ اے سلیمان جو امیرالمومنین علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے وہ لینا چاہیئے اور جس سے منع کیا گیا ہے اسے ترک کرنا چاہیئے۔ علی کی فضیلت ویسی ہے جیسے رسول کی اور رسول اللہ افضل ہیں اللہ کی تمام مخلوق سے، جس نے امیرالمومنین